شمائل و خصائل

سید ریاض حسین شاہ

خصائل وشمائل

خطبات

(20)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والاسلام علی سید المرسلین وعلی
الہ الطاہرین الطیبین و اصحابہ اجمعین

احباب کرام!

ربیع الاول شریف میں فضائیں تذکارِ رسالت کی خوشبوؤں سے معطر ہوتی ہیں۔ ذہن دل اور روحیں ایک خاص قسم کی خوشی میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ محافل جن میں یکسوئی کے ساتھ نعت کا نور بٹتے دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینہ نوازیاں عروج پر ہوتی ہیں۔ ہماری آج کی محفل کا عنوان ”شمائلِ رسول“ ہے۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ شمائل کا معنیٰ اور مفہوم سمجھا جائے۔ اساسی معنویت کا تعین کرنے سے ہی عنوان کا ادراک ہوسکتا ہے کہ جمالِ رسالت کا عنوان کتنا گہرا اور ارفع واعلیٰ ہے۔ معیار کی عظمت وفضیلت ہی رفعِ ذکر کی روشنیوں سے ہمکنار کرسکتی ہے۔

”شمائل“ شمال کی جمع ہے۔ علماء لکھتے ہیں اس کا معنیٰ جب خصائل اور عادات ہو تو پھر جمع شمائل نہیں شمایل لائی جاتی ہے۔ تاج العروس میں زبیدی حنفی نے شمائل کا معنیٰ بیان کرنے میں خاصی محنت کی ہے۔ اس خوشبو سے جن لوگوں نے معاشرت کو معطر اور معتبر کیا ہے ان کی تعداد سینکڑوں میں نہیں ہزاروں میں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ شمائل لفظ میں دل دھڑکتے ہیں اور روحیں مچلتی ہیں، کردار نکھرتے ہیں اور مجازات جلتے ہیں، یہاں پروانے آتشِ سوزاں کے بوسے لیتے ہیں اور نسیمِ صبح عشاق کی جبینوں سے بوند بوند قطرے چن کر رقص بداماں ہوتی ہے۔ شمائل وہ بارگاہِ حسن ہے جہاں علم شوخیاں چھوڑ کر حاضر ہوتا ہے اور ادب شرارتوں کو گنگا میں پھینک دیتا

ہے۔ یہاں سورج کی کرنیں خاموش رہتی ہیں بے شک حریمِ جمال میں رنگ جھلملاتے ہیں اور روشنیاں مہکتی ہیں۔ یہاں شباب اٹھے تو کربلا بھڑکتا ہے اور فقر آہ بھرے تو سورج رخ پلٹتا ہے۔ حسنِ شمائل میں زاویے بھی ہیں اور قوسیں بھی اور سیدھی ادائیں بھی لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ یہاں پہنچ کر حسن کا شاہد صراطِ مستقیم پالیتا ہے۔ یہاں جلوے اور تجلیات ارب رنگ ہوتے ہیں اور ''موجِ صبا'' کو عشق کی ادامیں ڈھلنا مشکل ہوجاتا ہے۔

آیئے! احساس کی چوکھٹ پر دستک دے کر شمائل سونگھنے کی سعی کرتے ہیں۔

شمائل کی لغوی توجیہات

(1) شمائل شمال کی جمع ہے۔ اس کا معنیٰ بایاں ہوتا ہے۔ چادر دائیں طرف سے بائیں کندھے پر ڈالی جاتی ہے۔ عمامے کا شملہ کندھوں کے درمیان ڈالا جاتا ہے یا پھر بائیں طرف سے دل پر ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ ایک ادا ہے اس اعتبار سے ادائیں، خصائل اور عادات شمایل ہوتی ہیں لیکن یہ لفظ اب ختمیٔ مرتبت کے لیے خاص ہو گیا ہے کسی دوسرے شخص کے مشخصات کو شمائل نہ کہا جائے گا(1)۔

(2) ائمہ لغت لکھتے ہیں وہ کپڑا جو دودھ دینے والی بکری کے تھنوں پر چڑھادیا جاتا ہے اسے ''شمال'' کہتے ہیں۔ کسی کو چادر میں لے لینا اور کملی میں لپیٹ لینا اس کی حفاظت کرنے کی طرف اشارہ ہے اور حقوق کی برآوری کے لیے نفیس استعارہ ہے اور حیا کی قدروں کی حفاظت کرنا بھی اس کا خوبصورت معنیٰ ہوسکتا ہے(2)۔

(3) زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ ''شمال'' کا معنیٰ مشمول کثیر کا بھی ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو خزانوں کا مالک ہو اور اس کی دولت ختم نہ ہونے والی ہو''ثوبی شمالات'' انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے(3)۔

(4) کھجوروں کے خوشوں میں بارش کا پانی جو رک جائے اور شاخ خرما کو ہلانے سے وہ گرے اور بدن یا چہرے پر سکون محسوس ہو اسے بھی ''الشمل'' کہہ دیتے

ہیں۔ عرف میں شمائلِ رسول کا معنیٰ یہ ہوگا کہ وہ فضائل اور عادات جنہیں مشاہدہ کرنے والے کو سکون ملے، جذبات مطیب ہوں اور کھجوروں کی مٹھاس اخلاق میں بھر جائے (4)۔

(5) ''شمالیل'' پھولوں کا وہ رس جو شہد کی مکھی دور سے چوس کر لائے اور وہ میٹھے شہد میں ڈھل جائے۔ وہ حسن جو جاذب نظر ہونے کے ساتھ مٹھاس رکھتا ہو وہ ''شمیلہ'' ہوگا (5)۔

(6) شاخِ تر کو حرکت دینا بھی ''شمیلہ'' ہوتا ہے اس سے افعال میں حسن کا معنیٰ سمجھا جا سکتا ہے (6)۔

(7) ''شمال'' وہ ہوائیں بھی ہوتی ہیں جو ہلاک کر دینے والی ہوں اس معنیٰ کے اعتبار سے شمائل کا مفہوم ہوگا مصیبتوں، دکھوں اور تکلیفوں میں بھی انسان نوازی کرنا اور طبیعت کے اوصافِ حمیدہ کی خوشبو زائل نہ ہونے دینا (7)۔

(8) خلق، خُلق، طبیعت اور عادت کا تناسب، توازن اور حسن، ''شمائل'' کہلاتا ہے (8)۔

(9) تشخصات میں جاذبیت اور اوصاف میں کشش کا دوسرا نام ''شمائل'' ہے (9)۔

(10) دریا یا چشمہ جس پر شمالی ہوائیں چلیں اور پانی کو ٹھنڈا کریں۔ سہیلی لکھتے ہیں کہ طبیعت کی سنجیدگی اور متانت کے لیے یہ استعمال ہونے والا مجاز ہے (10)۔

(11) محیط نے لکھا کہ کسی چیز پر جو چھا جائے اور محیط ہو جائے اور اس کو اپنے اندر سمو لے وہ ''شمیلہ'' کہلاتی ہے (11)۔

(12) مٹھی میں آ جانے والے بیج شمائل ہوتے ہیں اس سے سیرت کے وہ خصائص جو دوسروں میں پیدا ہو جائیں شمائل ہوں گے (12)۔

(13) ''اشتمال'' کرنا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم کا اس طرح لپیٹ لینا کہ بدن کا کوئی حصہ باہر نہ ہو، جیسے نقاب اور حجاب کا لپیٹ لینا ہوتا ہے (13)۔

شمائل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت

یعسوب الامۃ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے فرماتے:

لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد

علم النحو کے امام ابو العباس احمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: ''المَغط'' کا لغوی اور اساسی معنیٰ کھینچنا اور دراز کرنا ہوتا ہے'' (14) جبکہ ابو مستحل کہتے ہیں کہ یہاں کھینچنے کا معنیٰ اچھے وصف میں استعمال ہوتا ہے، بے سلیقہ ہونے کا معنیٰ نہیں دیتا (15) اسی لیے لیث نے کہا کہ نرمی سے کھینچنا ''مغط'' ہوتا ہے ''تمَغط'' گھوڑے کا وہ دوڑنا ہوتا ہے جس کے بعد اور کھلے قدموں سے دوڑنا ممکن نہ رہے (16)۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں ایک تیرنے والا شخص جس طرح تصور نہیں کر سکتا کہ وہ ہاتھوں کو سمیٹ لے یہ ''تمغیط'' ہے (17)۔ ان معانی کثیرہ کی بنا پر جملے کا مفہوم یہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد دیکھنے میں حسین لگتا۔ قد میں نرمی اور تناسب ہوتا۔ بے ڈھب اور بے ڈھیل آپ نہ ہوتے۔ ابن شمیل نے یہ بھی لکھا کہ کمان کے اندر اگر رسّی لمبی ہو جائے تو تیر کا ہدف پر پہنچنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے رسی کا درمیانی رہنا ''مغط القوس'' کہلاتا ہے (18)۔ قد کے بارے میں مفہوم ہوگا بے ڈھب ہونے سے کم اور درمیانہ ہونے سے تھوڑا اُٹھتا ہوا جو نظروں اور روحوں میں کھب جاتا۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

کان ربعۃ من القوم

حضرت مولائے کل ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مربوع تھے عرب ایسا شخص جس میں حسن کی چار جہتیں مکمل اور اکمل ہوں اُسے رجل مربوع کہتے ہیں۔ یہ لفظ ''اربعہ'' ہی سے

ماخوذ ہے(19):

(1) چہرے کا حسین، جاذب نظر، پُرکشش اور روح میں کھب جانے والا ہونا۔

(2) بالوں کا نرم، عنبرین، مہک آفریں اور جاذب دل ہونا۔

(3) شخصیت کا متناسب اور موزوں ہونا۔

(4) اور ادائیں ایسی رکھنا جن میں متانت، سنجیدگی، وقار اور رعب ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا مرد ہو تو مردانگی رکھنا اور عورت ہو تو نسوانیت رکھنا مربوع ہونا ہوتا ہے۔

میرے استاذ گرامی شیخ الجامعہ علامہ مولانا محب النبی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس میں یہ چار چیزیں ہوں وہ ''مربوع'' ہوتا ہے(20):

(1) تطّہیر پاکیزگی

(2) تعطّر خوشبو خوشبو ہونا

(3) تنوّر شخصیت میں نور اور چمک ہونا

(4) اور محبوبیت کا ہونا اسے وہ ''تحبب'' سے تعبیر کرتے ہیں

ائمہ لغت نے لکھا(21):

''ربعہ کا مطلب معتدل القامت ہونا ہوتا ہے۔ درمیانہ قد ہونا ربعہ ہونا ہوتا ہے۔ جمع الرسائل میں ملّا علی القاری لکھتے ہیں چھوٹا ہونے سے مبرا اور بہت لمبا ہونے سے تھوڑا کم ہونا ہوتا ہے''۔

زبیدی حنفی لکھتے ہیں:

''عطر فروش کے ڈبے کو ''ربعہ'' کہتے ہیں''۔

علامہ الکتاب نے لکھا(22):

''خوش نما قد، خوبصورت اور بہترین متناسب قامت ''ربعیت'' ہوتی ہے''۔

علامہ ازھری نے تہذیب اللغہ میں لکھا سرو قد ہونا ''ربعہ'' ہونا ہوتا ہے(23)۔

ابن الاعرابی نے لکھا کہ لمبے قد کے آدمی کو''اسطویل البائن'' کہہ دیتے ہیں اور چھوٹے قد کے آدمی کو''القصیر'' کہتے ہیں اور خوبصورت اور جاذب نظر قد رکھنے والے آدمی کو''ربعہ'' کہہ دیتے ہیں(24)۔

مربوعیت میں بہاروں کی خوشبو اور مہک بھی محسوس ہوتی ہے۔اصل چیز تو کسی شخصیت کی رونق اور بہجت ہوتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفرالسعادہ میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

''حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دو بلند قامت آدمیوں کے درمیان چلتے تو ان دونوں سے بلند نظر آتے لیکن حیرت اس بات کی ہوتی کہ جب وہ لوگ جدا ہو جاتے تو آپ کے قدِ زیبا کا اعتدال اور حسن اپنا سا ہی محسوس ہوتا''(25)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے:

ما مشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احداً الا طالہ

''آپ ساتھ چلنے والوں سے ہمیشہ بلند قامت محسوس ہوتے''(26)۔

اُمِ معبد کا بیان ادبی روح کی سیمابیت لیے ہوئے ہے:

''اعتدال قامت زیبا کی انفرادیت تھی۔دیکھنے والا ایسی طوالت قامت میں محسوس نہ کرتا جو ناپسندیدہ ہو اور آپ پست قد بھی محسوس نہ ہوتے۔آپ دو شاخوں کے درمیاں تر و تازہ شاخ کی مانند تھے لیکن زیادہ حسین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نظر آتے''(27)۔

بالوں میں نفاست اور لطافت

مولا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں میں نفاست اور لطافت تھی، بہت زیادہ گھنے اور پیچدار تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور اکڑے ہوئے تھے'' (28)۔

بالوں میں ''جعد'' نہ تھا اور نہ ہی وہ ''القطط'' رکھتے تھے۔ اب دو لفظوں کی بحث ملاحظہ ہو۔ ''جعودت'' اور ''سبوطت'' دونوں متضاد لفظ ہیں۔ ازھری لکھتے ہیں کہ ''جعودت'' بالوں میں اگرچہ محمود ہوتی ہے لیکن گالوں کے لیے اس لفظ کو مذموم سمجھا جاتا ہے (29)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں میں بھی ''جعدت'' نہیں تھی وہ بال جو مڑے چڑے ہوئے ہوں۔ ایسے گھنگریالے بال میں جن میں میل اَٹ جائے۔ آپ کے بالوں میں ہلکے ہلکے خم تھے لیکن گنجلک پن نہیں تھا۔ اصل میں عرب لوگ ''جعد الاناملِ'' کے لفظ بخیل کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کے لیے بھی ایسا لفظ منسوب نہ کیا جسے کسی بھی انداز میں ''بخل'' سے منسوب کیا جاتا ہو۔ بلاغت اور ادب کی رفعت ملاحظہ ہو کہ بالوں میں بھی سخاوت اور کرم کا معنیٰ ایسے اُجاگر کیا جیسے فیض کی آبشار گر رہی ہو (30)، البتہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرِ اقدس کے بال مبارک، خمدار اور گھنگریالے تھے (31)۔ بالوں کے لیے ''جعد'' مدح ہو گئی اور شعر کے لیے یا کسی شخص کو ''جعد'' کہہ دینا ''لئیم'' ہونے کا معنیٰ دے گا (32)۔

بالوں کے لیے ''مرجل'' لفظ لانا اس معنیٰ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال خود بخود ایسے ہوتے کہ ان میں جیسے کنگھی کی ہوئی ہو (33)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کے بال مبارک نصف کانوں تک پہنچتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے بال درازی میں کانوں کی لو تک پہنچتے (34)۔

حضرت علی مولا رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اپنا ایک بال مبارک اپنے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ جس شخص نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت کی نعمتیں حرام ہیں'' (35)۔

حضرت عبید تابعی کی روایت ہے:

عندی شعرہ منہ احب الی من الدنیا و ما فیھا

''میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک موم مبارک کا ہونا دنیا ما فیہا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے'' (36)۔

مسلم اور بخاری کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ حجام رضی اللہ عنہ آپ کے سرِ اقدس کے بال تراشنے کا شرف حاصل کر رہا تھا۔ صحابہ آپ کے گرد حلقۂ محبت قائم کئے ہوئے تھے اور آرزو ہر دل میں مچل رہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال ہی مل جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم کہ آپ نے خود ہی اپنے بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے طالبین میں تقسیم فرما دیے (37)۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند بال محفوظ رکھے ہوئے تھے انہی کی برکت سے آپ کو ہمیشہ فتح نصیب ہوئی (38)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی تو وصیت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بال ان کے فوت ہونے کے بعد ان کی زبان کے نیچے رکھ دیے جائیں (39)۔

حضرت ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک خمدار تھے۔ ان میں مانگ خود بخود نکل آتی اگر کنگھی کیا جاتا تو موم مبارک کانوں کی لو سے ذرا نیچے ہو جاتے'' (40)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے:

''آپ کے مبارک بال کانوں کی لو تک تھے میں نے سرخ جبہ میں ان سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا''۔

ابو اسحاق نے یہ الفاظ بھی پڑھے کہ آپ کے بال مبارک اور زلفیں کاندھوں کو چھوتیں۔

حضرت براء ''حسنِ شعر'' کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد ہمیشہ مسکراتے (41)۔

حضورﷺ کی مبارک احادیث میں داڑھی اور سر کے بالوں پر مہندی لگانے کا بھی ذکر ہے۔اس سلسلہ میں بائیس احادیث میں گیارہ ایسی ہیں جن میں بالوں پر حنا رنگ کرنا مروی ہے، اسی لیے داڑھی پر مہندی رنگ سجانا سنت سمجھا گیا ہے بلکہ بعض احادیث میں عورتوں کو حضور ﷺ نے مہندی لگانے کا حکم بھی دیا ہے۔

حضورﷺ کا خوبصورت بدن

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسالت مآب ﷺ ''**مُطَھَّم**'' نہیں تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ''حسنِ مشاہدہ'' سے مراد یہ ہے آپ ﷺ کے بدن مبارک میں پانچ خاصیتیں تھیں (42):

(1) بدن اور جسم غیر ضروری فربہ نہیں تھا۔

(2) تخلیقِ بدن میں موزونیت اور کاملیت تھی ۔گوشت بدن پر زیادہ نہیں تھا۔

(3) ''**مطھم قلیل اللحم**'' وجود کو اس لیے کہتے ہیں کہ بدن مستعد ہوتا ہے۔اسے اصمعی نے بھی نقل کیا ہے تاریخِ بغداد میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے (43)۔

(4) جسم مبارک میں کشش تھی ۔دل میں کھبتا تھا ۔عبد اللہ نیشاپوری لکھتے ہیں کہ ''**الکلثمہ**'' چہرے پر گوشت کا زیادہ ہونا ہوتا ہے۔فرمایا: آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چپٹا نہیں تھا اور گولائی میں تھا۔جانِ خوباں کے چہرے کا تذکرہ الگ کیا جاتا ہے (44)۔

(5) پانچویں خاصیت یہ تھی کہ چہرہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو دھوتا تھا۔

گول، خوبصورت اور ضوفشاں چہرہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضورﷺ کا چہرہ پُرکشش تھا۔اس میں ''تدویر'' تھی یعنی گولائی تھی ۔وہ حسن جاذب نظر زیادہ ہوتا ہے جس میں قوسیں زیادہ بنتی ہوں اور چپٹا چہرہ جس میں خطوط زیادہ ہوں جاذبیت نسبتاً کم رکھتا ہے (45)۔مولائے کل ارشاد فرماتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ گول اور ''مشرب'' زیادہ تھا اور ظہور میں ابیض یعنی سفید تھا (46)۔ مشرب کا معنیٰ علامہ الباجی اور ابن القطان نے وضاحت کی کہ ایسا گورا رنگ جس میں ہلکی سی لالی کی آمیزش ہو۔ ''مشرب'' لفظ کا استعمال کمال گہرائی رکھتا ہے۔ ابوالاحیان اندلسی نے لکھا کہ مفہوم جاذبیت کا ہے جیسے شراب مدہوش کر دیتی ہے (47)، ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والا آپ کے حسن میں ڈوب جاتا تھا البتہ ابن ابی حیثمہ نے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی رنگت ''ازھر'' تھی یعنی اس میں نور کی کرنیں جگمگاتی تھیں اس میں پیلا پن نہیں تھا (48)۔

طبقات ابن سعد نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھنے میں اسمر تھے۔ سمرہ کا معنیٰ گندمی اور گورا ہونے کی درمیانی حالت ہے لغۃً چاند کا لالہ جو چاند کا سایہ ہوتا ہے اُسے سمرہ کہتے ہیں۔ یہ بھی مدھم روشنی کی طرح ہوتا ہے (49)۔

ابن ابی ھالہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے تاباں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کان النور المتجرد

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روئے انور نور علی نور تھا''۔

''المتجرد'' ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ اور کسی رنگ کی آمیزش نہیں۔

جمع الوسائل میں ملا علی قاری لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرنور چہرہ تابندگی اور تازگی میں شفاف آئینہ تھا دیواروں کا عکس آپ کے چہرے میں نظر آتا جیسے ہر چیز آئینے میں نظر آتی ہے''۔

علامہ الفاسی فرماتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جمال بے عدیل کے ساتھ تاریک گھروں کو بھی روشن فرما دیتے تھے''۔

حوالہ جات

(1) المفردات: راغب اصفہانی

(2) لسان العرب: ابن منظور ایضاً لغات الحدیث

(3) تاج العروس: زبیدی حنفی

(4) الصحاح: جوھری

(5) تاج العروس: زبیدی حنفی

(6) تاج العروس: زبیدی حنفی

(7) قاموس: فیروز آبادی

(8) خلق النبی وخلقہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: محمد بن عبداللہ

(9) شرح شمائل الترمذی: سید میر علی

(10) لسان العرب: ابن منظور ایضاً محیط

(11) لغات القرآن: پرویز

(12) تاج العروس: زبیدی حنفی

(13) تاج: زبیدی حنفی

(14) کتاب اللغہ: ابوالعباس احمد

(15) خلق النبی: سجستانی فی المادہ

(16) تاج العروس: زبیدی حنفی

(17) خلق النبی: سجستانی

(18) تاج العروس: زبیدی حنفی

(19) حاشیہ جمع الوسائل: قاضی عبدسبحان کھلابٹ

(20) التقریر الجامع: محب النبی ہاشمی

(21) شمائل ترمذی: سید امیر علی گیلانی

(22) تاج العروس: زبیدی حنفی

(23) تہذیب اللغہ: ازھری

(24) ابیات المعانی: ابن الاعرابی تشریح حدیث شمائل ۔۔۔

(25) شرح سفر السعادہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص:43 مطبوعہ حیدآباد دکن

(26) شرح سلام رضا: مفتی محمد خان قادری ص238

(27) سبل الھدی: باب الحجرہ

(28) شمائل ترمذی: باب حلیہ مبارک

(29) خلق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ابوبکر الکتاب ص98 مطبوعہ لبنان

(30) تہذیب اللغہ: ص225 جلد اول

(31) جمع الوسائل: ملا علی القاری

(32) تہذیب اللغہ لفظ جعد

(33) خلق النبی: علامہ ابوبکر الکتاب

(34) شمائل ترمذی: امام ترمذی

(35) کنز الاعمال: علامہ ھندی

(36) الجامع الصحیح: امام بخاری

(37) مسلم و بخاری

(38) الاصابہ فی تمیز الصحابہ: ابن حجر عسقلانی تذکرہ خالد بن ولید

(39) الاصابہ فی تمیز الصحابہ: ابن حجر عسقلانی

(40) شرح سلام رضا: مفتی خان محمد قادری

(41) جمع الوسائل: علی القاری

(42) جامع ترمذی: کتاب المناقب

(43) بغداد: کتاب الشمائل

(44) نوادر الغرب: علامہ نیشاپوری

(45) شمائل ترمذی: ترمذی

(46) کتاب الشمائل: الکتاب

(47) کتاب الثقات: ابن القطان

(48) معالم السنن: ابن سمعانی

(49) طبقات ابن سعد: ابن سعد